ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.3 2021

کیفیاتِ دل۔۔۔شعرا کی نظر میں

(اجمالی جائزہ)

حافظہ عائشہ صدیقہ

ایم فل اردو

لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور

ڈاکٹر عطاء الرحمن میو

ایسوسی ایٹ پروفیسر

لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور

ABSTRACT

The heart plays a central role in the human body.It is the place of faith and belief.This is where our hopes, joys and disappointments are born.Its importance is also clear from the Qurán and Hadith.Science also confirms that the heart is the center of our body.Our Urdu poetry has a vast literary collection on the subject of the heart.Every poet has made it the subject of his poetry. poets expresses the different states and conditions of the heart in their poetry in very unique way.Every poet has described different aspects of the heart.In this article,an attempt has been made to give an overview of the various conditions and states of the heart through poetic examples.

Key words: Central, Various, Subject, Heart, Aspects, Poetry, Literary, Conditions

کلیدی الفاظ: تابع و منابع، متحرک، بطلان، حاکمیت، ہیجان، پراگندہ، مال و متاع، پیغامِ قضا، مجلی و مصفی، دل حزیں، آسودگی، ہجر و صل، مجسم، شوریدہ، آماجگاہ، راز و نیاز، تخلیق، پنہائی، مقسوم

ہر متحرک نظام اپنے مرکز کے تابع ہوتا ہے۔اس کے تمام افعال و اعمال اسی کے تابع و منابع نظر آتے ہیں۔کائنات کی ہر چیز کو اللہ رب العزت نے کسی مرکز کا محور بنایا ہے۔اس کائنات کی تخلیق کا محور و مرکز نبی مکرم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔زمین کا محور و مرکز خانہ کعبہ ہے۔اسی طرح ہر جاندار کے جسمانی نظام کا مرکز دل ہے۔یہ دو حرفی لفظ اپنے اندر بے پناہ وسعت، گہرائی اور پنہائی سموئے ہوئے ہے۔دل بظاہر تو ایک خون کا ایک لوتھڑا ہے جو پورے جسم کو متحرک رکھنے کے لیے خون کی فراہمی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔دل کی بناوٹ چار حصوں میں منقسم ہے۔دل ہی ہمارے جذبات کا آئینہ دار ہے اور اسی میں نفرت و محبت، ایمان و بطلان کے جذبات پرورش پاتے ہیں۔جو، ایمان کی روشنی سے منور ہو کر ایقان سے قرآن کے راستے پر چل پڑتا ہے وہ اللہ کی محبت کا حقدار بنتا ہے، لیکن جو بطلان اختیار کرتا ہے اللہ کی ناراضی اس کا مقسوم بنتی ہے۔

قرآن میں اس کے لیے لفظ ”قلب“ استعمال ہوا ہے۔لفظ قلب کے اعداد 132 بنتے ہیں، قدرت خداوندی ہے کہ قرآن میں کم و بیش اتنی ہی مرتبہ لفظ قلب کا ذکر آیا ہے جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔عرفاء نے قلوب کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

قلب معلق بالدنیا جو دنیا کی خواہشوں اور شہوتوں کے گرد گھومتا ہے۔

قلب معلق بالآخرہ جس کے پیش نظر آخرت کے مقامات و درجات ہوتے ہیں۔

قلب معلق بالمولی جو اللہ رب العزت کی محبت میں سرشار پرواز رہتا ہے۔

پیش نظر امر یہ ہے کہ جب اللہ رب العزت نے ہر چیز کا محور و مرکز مقرر کر دیا تو دل کا مرکز کیا ہے؟ دل کی راجدھانی پر کس کی حکمرانی ہے۔اس کا جواب بھی اللہ رب العزت نے قرآن میں خود ہی بتا دیا ہے:

"اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے، جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔" 1

گویا دل کا مرکز اللہ کی یاد ہے جس سے دل قرار پاتا ہے یعنی یہ مقامِ انوارِ الٰہی ہے۔اسی لیے آتش نے کہا ہے:

بت خانہ کھود ڈالیے مسجد کو ڈھائیے

دل کو نہ توڑیے، یہ خدا کا مقام ہے 2

"دل" فارسی زبان کا لفظ ہے۔اسم مذکر کے طور پر بولا جاتا ہے۔فرہنگ آصفیہ میں اس کے معانی یوں درج ہیں:

دل۔ف۔اسم مذکر۔

(1) ایک صنوبری شکل کے اندرونی عضو کا نام، قلب، ہردا، فواد، من، ہیا، خاطر، ضمیر

(2) کلیجہ، جگر، جگرا

(3) سخاوت، فیاضی جیسے بڑا دل کیا

(4) ہمت، شجاعت، دلیری، جرات جیسے دل والا

(5) رغبت، خواہش

(6) باطن، اندرونہ، اندر والا

(7) توجہ، رخ 3

بند مٹھی جتنا نظر آنے والے خون کے لوتھڑے کی پورے بدن پر حاکمیت ہے۔انسان کے اندر پیدا ہونے والی تمام خواہشات کا منبع و مرکز دل ہے۔ہمارے رویے، افعال و اعمال، اقوال و اشغال تمام اسی کے تابع نظر آتے ہیں۔آس و یاس کے چشمے یہیں سے پھوٹتے ہیں۔دل ایک عضو ہی نہیں، ایک بستی ہے جس میں خوف و جنون، اضطراب و سکون، ارمان و ہیجان، ایقان و بطلان غرض ہر چیز اس میں بسی ہوتی ہے۔یہ ایک ایسا درِ مکنون ہے جو اپنے اندر راز و نیاز کی گہری پرتیں سموئے ہوئے ہے۔سائنسی تحقیقات بھی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.3 2021

اس بات پر دال ہیں کہ ہمارا دل ہی ہمارے جسم کا مرکز ہے جو ہماری جس کے باعث ہماری زندگی رواں دواں ہے۔ محقق جوزف چلٹن پیئرس قلب انسانی کے متعلق سائنسی تحقیقات کا خلاصہ یوں بیان کرتا ہے:

"ہمارا دل ہماری سمجھ بوجھ اور شعور میں نہایت اہم

کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارا ذہن ہمارے دل کا آلہ ہے

اور ہمارے دل کو بذات خود انسانی زندگی کا آلہ کہا

جا سکتا ہے۔(forum,mohaddis.com)"

اسلام میں دل کو محض منبع خواہشات نہیں کہا گیا بلکہ اسے مرکز تجلی انوارات قرار دیا گیا ہے۔اس کی طہارت وپاکیزگی پر بھی بہت زور دیا گیا ہے اوراخلاص ووفا سے تطہیر قلب کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس میں انوار تجلیات راہ پاسکیں صوفیا نے صفائی قلب پر بہت زور دیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک اللہ کے ذکر سے دل کی صفائی ممکن ہے۔ ذرا سی غفلت دل کو پراگندہ کر دیتی ہے۔اسی لیے جب دل پر دنیاوی خواہشات کا غلبہ ہوتا ہے تو صوفیا اللہ ہو کا نعرہء مستانہ لگاتے ہیں تو دل پھر سے آئینے کی طرح شفاف ہو جاتا ہے۔اسی کیفیت کے حوالے سے درد کہتے ہیں:

مٹ جائیں ایک آن میں کثرت نمائیاں ؎

ہم آئینے کے سامنے جب آکے ہو کریں

شیشہ دھندلا جائے یا میلا ہو جائے تو اسے نمک کے پانی سے دھوتے ہیں، کاغذ سے رگڑ کر اس کی چمک بحال کرتے ہیں جبکہ دل کی صفائی کے لیے اللہ کی یاد کو ہمہ وقت بسانا ضروری ہے تاکہ شیطان اس طرف راہ نہ پاسکے۔جب دل پاکیزگی کا مرکز بن جاتا ہے تو پھر ایسا دل اللہ کا گھر ہے۔اسی لیے درد نے کہا ہے:

ارض وسما کہاں تیری وسعت کو پاسکے ؎

میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے4

گویا دل اللہ کا نور ہے۔اس نور کے ظہور کے لیے ضروری ہے اس کی طہارت وپاکیزگی کا اہتمام کیا جائے۔اسے بغض وحرص، مکر وفریب، کینہ وحسد، لالچ وطمع، جھوٹ ودغا جیسی آلائشوں سے پاک رکھا جائے تاکہ اللہ کی محبت کے نور کی روشنی سے منور ہو۔جو لوگ دل کو اللہ کی یاد سے روشن رکھتے ہیں اور اس کے حبیب کی محبت کا سامان کرتے ہیں، انہی لوگوں کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

"اے جی چین پکڑ! پھر چل اپنے رب کی طرف، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی"۔5

دل مرکز مہر ووفا ہے۔جس دل کو اللہ کی محبت کی دولت نصیب ہو جائے، اس کے سامنے دنیا کے تمام خزانے، تمام مال ومتاع ہیچ ہیں۔وہ اپنے رب سے محبت کا کاروبار کرتے ہیں جس کی بنیاد خلوص ووفا پر قائم کی جاتی ہے اور یہ ایسا کاروبار ہے جس میں سود سمیت تمام محبتیں اخلاص کے ساتھ بندے تک پہنچا دی جاتی ہیں۔رب کے ایسے برگزیدہ بندوں کے لیے زمان ومکان کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں۔ایسے لوگ اپنی انا کے بت کو پاش پاش کر کے عجز وانکساری اور تسلیم ورضا کے پیکر میں ڈھل جاتے ہیں۔ان کا ہر فعل اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتا ہے۔ان کی خوشی وغمی کے تمام سرے رب کی رضا سے جا ملتے ہیں۔ایسے لوگوں کے دل مجلی ومصفی ہو کر ایسا آئینہ بن جاتے ہیں جس میں صرف محبت کا

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

عکس جھلکتا ہے۔ اللہ کے یہ بندے عوام الناس کے لیے خیر الناس بن جاتے ہیں، اور وہ خدمت خلق کا صلہ مخلوق کی بجائے اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی نیک راہ پر چلتے ہوئے وہ اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یہ اللہ کے بندے زندگی کو قفس سے تعبیر کرتے ہیں اور جب فرشتہ اجل پیغام قضا لیے ان کی طرف بڑھتا ہے تو وہ اپنے اقرار وفا کو بقا میں بدلنے کے لیے اپنا آپ فنا کرنے میں ذرا تامل نہیں کرتے۔ جگر مراد آبادی نے اس کیفیت قلب کو یوں قلم بند کیا ہے:

دل کو سکون روح کو آرام آگیا ؎

موت آگئی کہ دوست کا پیغام آگیا 6

دل ایک عضو کا نام ہی نہیں، کیفیت اور حالت کا نام بھی ہے۔ جس کی مختلف حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ انسان کے اعمال ان حالتوں کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں کئی جگہوں پر ان کا ذکر آیا ہے۔ ذیل میں چند قرآنی آیات کے ترجمہ ملاحظہ ہو:

1 ۔ "پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس کے بعد سو، وہ جیسے پتھر یا ان سے بھی سخت" 7

2 ۔ "کوئی نہیں! پر زنگ پکڑ گیا ہے ان کے دلوں پر، وہ جو کچھ کماتے تھے۔" 8

3 ۔ "اور نہ چھپاؤ گواہی کو اور جو کوئی چھپائے تو گناہگار ہے دل اس کا۔" 9

4 ۔ "وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر کتاب، اس میں بعض آیتیں پکی ہیں،

سو جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری ہیں کئی طرف ملتی، سو جن کے دل پھرے

ہوئے ہیں، وہ لگتے ہیں ان کی ڈھب والیوں سے، تلاش کرتے ہیں گمراہی۔" 10

5 ۔ " اے رب ہمارے! دل نہ پھیر، جب ہم کو ہدایت دے چکا۔" 11

6 ۔ "پھر بھیجے ہم نے، اس کے پیچھے کتنے رسول، اپنی اپنی قوم میں، پھر لائے

ان کے پاس کھلی نشانیاں، سو ہرگز نہ ہوئے کہ یقین لاویں، جو بات جھٹلا

چکے پہلے سے، اسی طرح ہم مہر کرتے ہیں دلوں پر زیادتی والوں کے۔" 12

احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے دل کی صفائی اور صحیح ہونے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ اسی پر تمام اعمال و افعال کا دارومدار دکھائی دیتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"خبر دار جسم میں ایک لوتھڑا ہے، جب وہ صحیح ہو تو پورا جسم صحیح رہتا ہے، جب وہ خراب ہو تو پورا جسم خراب رہتا ہے، خبر دار وہ (لوتھڑا) دل ہے۔"13

انسان پر دل کی صفائی لازم ہے۔ دل اگر داغ دار ہو جائے تو وہ سارے بدن کو داغ دار بنا دیتا ہے۔ اسے لیے سوزاں14 دل کے داغ دھونے کا صائب مشورہ دیتے ہیں:

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

ے
دھو سکے، تو اپنے دل کا داغ دھو

شیخ، منہ کو ہر گھڑی دھوتا ہے کیا 15ے

قرآن وحدیث میں بیان ہونے والی کیفیات کو ادیبوں اور شعرا کرام نے اپنے کلام میں بخوبی برتا ہے جو دل کے جذبات کے ساتھ ان کیفیات کی غماز ہیں جو دل کے نہاں خانوں میں پلتی اور ڈھلتی ہیں۔ اردو ادب کے دامن میں دل اور معاملات دل کے اظہار کے لیے ان گنت محاورات و مکالمات موجود ہیں جو دل کی مختلف حالتوں اور کیفیتوں کے آئینہ دار ہیں۔

اردو لغت تاریخی اصول پر 16ے، جلد نہم میں صفحہ 312 سے لے کر صفحہ 422 تک، دل کے محاورات، ترکیبات، مرکبات اور نامور شعرا کے مستند اشعار دل کی ترجمانی کی نگہبانی کے لیے درج ہیں، جن کی تعداد نو سو سے زائد ہے۔ مولوی سید احمد دہلوی 17 نے دل کے بارے میں تقریباً ڈیڑھ سو محاورات درج کیے ہیں اور اسی مناسبت سے اردو شعرا کے اشعار بھی درج کیے ہیں، جن میں دل کو محاورے کے طور پر برتا گیا ہے۔ لغات و محاورات ناسخ 18 مولف امام بخش ناسخ لکھنوی، میں دل کے حوالے سے اڑسٹھ محاورات درج ہیں۔ جامع اللغات 19 میں بھی دل کے موضوع پر چار سو پینسٹھ محاورات لکھے گئے ہیں۔ نوراللغات 20 میں دل کے بارے میں چار سو سے زائد محاورات رقم ہیں۔ اس موضوع پر اردو ادب کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ دل کے حوالے سے برتے جانے والے محاورات میں سے کچھ اہم محاورات ملاحظہ ہوں:

دل اٹکانا، دل آنا، دل باغ باغ ہونا، دل بھاری ہونا، دل بیٹھ جانا، دل پر میل آنا، دل لگنا، دل مر جانا، دل مچل جانا، دل کا غبار نکلنا، دل پسیجنا، دل پر نقش ہونا، دل پھیرنا، دل پھٹنا، دل جلانا، دل خوش کرنا، دل دہلنا، دل کے پھپھولے پھوڑنا، دل کی دل میں رہ جانا، دل گیر ہونا، دل میلا کرنا، دل ملنا، دل میں آنا، دل کڑھنا، دل میں گرہ پڑنا، دل میں گھر کرنا، دل میں گھر ہونا، دل ہاتھ میں رکھنا، دل ہلنا، دل رکنا، دل جوئی کرنا، دل جمعی رکھنا، دل کھٹا ہونا، دل مردہ ہو جانا، دل مسوس کر رہ جانا، دل پگھلنا، دل جمنا وغیرہ۔

جہاں یہ محاورات اپنے اندر جہانِ معنی سموئے ہوئے ہیں وہاں ان کا نثر میں استعمال زبان و بیان کو مزید فصاحت و بلاغت بخشتا ہے۔ ان محاورات کا بر وقت استعمال جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتا ہے۔ چند نثری جملے بطور نمونہ درج ہیں:

- جہانگیر کا معاملہ دل میں کھٹک گیا۔
- جو دل کی پھانس تھی وہ لگی رہی۔
- یہ فلک آوارہ اس کے دل کی دغا سے بے خبر تھا۔
- دل زندگی سے بے زار ہو گیا۔
- جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے۔

قدیم زبانِ اردو میں محاورات دل پر روزمرہ کے چند جملے ملاحظہ ہوں:

- اری کلموہی! تیری بدزبانی نے دل میں چھید کر دیے ہیں۔
- اری نگوڑی! منہ سنبھال کے بات کیا کر! ایسے کلمات سے دل پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔
- تو جانے ہے ناں! جب دل پر گھاؤ لگ جائے تو ساری عمر نہیں بھرتا، اس کی کسک، اس کی ٹیس انسان کو بیکل رکھتی ہے۔
- اری پگلی! کسی کے دل میں بسنا آسان نہ ہے۔ بڑے بڑے پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں اور پھر بھی ضروری ناں ہے کہ تیری تپسیا رنگ لاوے اور دل کے انگنا میں پھول کھل اٹھیں۔
- ای کوئی بکاؤ مال تو ہے نا، جب شاہے دام اینٹھ لیے، دل بھر گیا تو دل کھینچ لیا۔

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

دل جتنا جسم کے نظام اور کام میں اہمیت رکھتا ہے اتنا ہی محبت و احترام میں اس کا دام چلتا ہے۔ ہر ذی روح دلی کیفیات کے اظہار کے مختلف طریقے اپناتا ہے۔ ہمارے شعرا کرام اور ادبا راہِ محبت میں دل ہی کو مرکزی نظام قرار دیتے ہوئے اس کے مختلف رنگ ڈھنگ کو بیان کیا ہے۔ کوئی اسے باعث رونق مکاں قرار دیتا ہے جس کی ساری رونقیں دل کا چراغ بجھنے سے ماند پڑ جاتی ہیں۔

ے دل کے بجھتے ہی چراغ انجمن خاموش تھا

دل جلا جب تک بڑا ہنگامہء محفل رہا 21ے

وہ دل خاک کی مانند ہے جس میں محبوب کی آرزو جنم نہیں لیتی ہے جس طرح پھول اپنی خوشبو کے بغیر ادھورا ہے اسی طرح وہ دل نامکمل ہے جس میں محبوب کی خواہش نہ ہو۔

ے وہ دل ہے خاک، جس میں تری آرزو نہ ہو

وہ گل ہے خار، جس میں محبت کی بو نہ ہو 22ے

درد بھی ایسے دل کو بے کار گردانتے اور مانتے ہیں جس میں محبوب کی یاد نہیں۔

ے کیا فرق داغ و گل میں، اگر گل میں بو نہ ہو

کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تو نہ ہو 23ے

درد کا یہ شعر عشق حقیقی کا آئینہ دار ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ دل اللہ کا گھر ہے۔ شرط یہ ہے کہ بندہ اٹھتے بیٹھتے دل کو اللہ کی یاد سے معمور رکھے۔ اردو شعرا کے ہاں عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں پہلو پائے جاتے ہیں اور ان کے اشعار دونوں رویوں کی چغلی کھاتے ہیں۔ کچھ شعرا تصوف یا عشق حقیقی کے حوالے سے معروف ہیں ان کے ہاں مجاز کا شائبہ بہت کم ہے۔ اس مضمون کو مختلف شعرا نے مختلف رنگ ڈھنگ سے پیش کیا ہے۔ لیکن سب کا مرکز و محور محبوب کی یاد ہے۔ کہیں یہ مجاز میں ہے اور کہیں حقیقت کا روپ دھار لیتا ہے۔ دام محبت میں گرفتار اپنے محبوب کی تمنا میں سودائے دل لیے ہوئے سر بازار چلے آتے ہیں۔ کچھ خوددار، وضع دار عشاق اپنی قیمتی متاع کی قیمت مقرر کر لیتے ہیں چاہے وہ چند کھوٹے سکے، بوسہ ءیار یا نگاہ یار ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ نہیں چاہتے کہ اس راہ محبت میں ان کی انمول متاع کو بے مول سمجھ لیا جائے۔ لیکن کچھ ایسے بیمار محبت ہیں جو ایک نگہ یار کے لیے، الفت دلدار کے لیے اسے بغیر کسی قیمت کے، بغیر نفع نقصان کا خیال کیے، بکنے کے بازار محبت پیش کر دیتے ہیں کہ ان کا محبوب جو چاہے، اس کا مول لگا دے یا بے مول ہی اسے خرید لے۔ ذیل میں مختلف اشعار اسی تناظر میں درج ہیں:

ے بیچتا ہوں دل کو، جو محبوب چاہے مول لے

بوسہ قیمت ہے، توجہ کی نظر بیعانہ ہے (آتش) 24ے

ے دل ہاتھ پہ رکھا ہے کوئی ہے جو خریدے

دیکھوں تو ذرا میں بھی خریدار کی صورت (واصف) 25ے

ے اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.3 2021

اک جان کازیاں ہے سوایسازیاں نہیں (صدرالدین آزردہ)

ے دل سراپا وقفِ سودائے نگاہِ تیز ہے

یہ زمیں مثلِ نیستاں، سخت ناوک خیز ہے (غالب)

ے متاعِ دل بہت ارزاں ہے کیوں نہیں لیتے

کہ ایک بوسے پہ سودا ہے اب تو آٹھہرا)شاہ نصیر(

لیکن کچھ ایسے نصیب دشمناں بھی اس بازار میں موجود ہوتے ہیں جو اس متاعِ زیست کو بے مول لینے کو بھی قابلِ اعتنا نہیں سمجھتے۔

ے قدر رکھتی نہ تھی متاعِ دل

سارے عالم میں میں دکھلایا (میر) 26ے

ے کسی نے مول نہ پوچھا دلِ شکستہ کا

کوئی خرید کے ٹوٹا پیالہ کیا کرتا؟ (آتش) 27ے

اہلِ دل ہمیشہ دل کا حال کہنے کے لیے بے تاب و بے قرار نظر آتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ان کے دلِ حزیں کی کیفیات کو جانے اور سمجھے تاکہ ان کو تھوڑی سی تسکین ملے۔ لیکن حالِ دل سنانے کی بے انتہا تمنا رکھتے ہوئے بھی وہ ناکام رہتے ہیں۔ ان کو ایسی گھڑی میسر ہی نہیں آتی کہ وہ حالِ دل کو زبانِ دل سے سنا سکیں اور اگر خوش بختی ان کا مقدر بن ہی جائے تو مارے شوق یا تو وہ کچھ کہنے سے قاصر نظر آتے ہیں یا ان کے احوال ان کے محبوب کی بے نیازی کی نظر ہو جاتے ہیں۔

ے بے نیازی حد سے گزری، بندہ پرور کب تلک

ہم کہیں گے حالِ دل، اور آپ فرمائیں گے کیا (غالب) 28ے

ے حالِ دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنی

ہم نے بارہا ڈھونڈھا تم نے بارہا پایا (غالب)

ے میں احوالِ دل مر گیا کہتے کہتے

تھکے تم نہ بس بس سنا کہتے کہتے (مومن)

ے مانوس ہو چلا تھا تسلی سے حالِ دل

پھر تو نے یاد آ کے بدستور کر دیا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

حال دل میں سنا نہیں سکتا

لفظ معنی کو پا نہیں سکتا (اکبر الہ آبادی)

ے کوئی بھی پرساں نہیں حال دل رنجور کا

یہ ستم دیکھو دیار شوق کے دستور کا

بسا اوقات حال دل سنانے کی، محبوب کے دل میں جا پانے کی تمنا دل میں دبائے اتنا بے بس اور بے کس نظر آتا ہے کی اس کا کوئی پرسان حال نہیں دکھائی دیتا۔

ے نکالے دیتے ہو جس کو سمجھ کر غیر کی حسرت

وہ میری آرزو ہے وہ میرے دل کی تمنا ہے (بیدم) 29ے

یہ تمنا اور بے قراری بڑھتے بڑھتے دردِ دل کی صورت اختیار کر لیتی ہے جس کا علاج محبوب کی محبت اور توجہ کے علاوہ کچھ اور ممکن نہیں۔ بسا اوقات اس درد کا کوئی درماں نہیں مل پاتا اور بے قرار کو اس درد میں راحت اور آسودگی ملنا شروع ہو جاتی ہے وہ اس درد کو بھی محبت کی عطا سمجھ کر اسے اپنے دل غمناک میں قرینے سے سجا لیتا ہے تاکہ اہل دل میں شمار ہو سکے۔

ے بس تڑپتے ہی تڑپتے آ گیا دل کو قرار

بڑھتے بڑھتے درد دل آخر کو درماں ہو گیا (بیدم)

ے درد دل کی انہیں خبر نہ ہوئی

کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی (حسرت)

ے کب ٹھہرے گا درد اے دل کب رات بسر ہو گی

سنتے تھے وہ آئیں گے سنتے تھے سحر ہو گی (فیض)

ے جاتی ہے کوئی؟ کشمکش اندوہِ عشق کی

دل بھی اگر گیا، تو وہی دل کا درد تھا (غالب)

ے دل ناداں! تجھے ہوا کیا ہے؟

آخر اس درد کی دوا کیا ہے (غالب)

جس دل میں درد محبت راہ پا جائے تو بے تابیء دل اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ پھر یہ دل بے تاب ہستی کو ہمہ وقت اضطراب میں رکھتا ہے۔

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ے مضطرب رکھتا ہے میرا دل بے تاب مجھے

عین ہستی ہے تڑپ صورت سیماب مجھے (اقبال) 30

بے تابی وبے قراری دل کو اضطراب میں مبتلا رکھتی ہے۔یہ کیفیت انسان کی بے بسی کی مظہر ہے کہ وہ سینے میں دل رکھتے ہوئے بھی اس کی باگ ڈور پر کوئی اختیار نہیں رکھتا نہ ہی کوئی دل پر قابو ہے۔

ے پیش عدو سمجھ کے ذرا حال پوچھنا

قابو میں دل نہیں مرے بس میں زباں نہیں (مومن)

یہ دل ہی ہے جو ان تمام پریشانیوں کا آزمائشوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔یہ دل ہی کسی زلف کا اسیر ہوتا ہے، کسی کی گھائل نگاہ سے شریر ہوتا ہے۔یہ تمام فتنے اس آفتِ دل کے باعث ہی در آتے ہیں۔

ے اس آفت دل وجاں پر اگر نہ مر جاتے

تو اپنے مرنے کی ہر دم دعا نہ کرتے ہم (مومن)

کہیں یہ دل راہ محبت میں سب کچھ لٹا کر فقیر ہوتا ہے لیکن کہیں یہ فقیری اسے بصیر بنا دیتی ہے اور کہیں دل کا امیر بنا دیتی ہے۔ایسا دل ہر حال میں شاداں و فرحاں دکھائی دیتا ہے۔اس میں کوئی حرفِ شکایت باقی نہیں رہتا اور ہجر و صل کے کٹھن امتحان کے باوجود رشتہ ءدل استوار کرنے کی جدوجہد میں سرگرم دکھائی دیتا ہے۔

ے نہیں شکایت ہجراں کہ اس وسیلے سے

ہم ان سے رشتہ ءدل استوار کرتے رہے (فیض)

دل کو آئینے کی مانند چمکتا صاف شفاف دکھائی دینا چاہئے تاکہ آئینہ دل میں ہر جذبہ واضح دکھائی دے۔

ے حالت آئینہ رکھتا ہے صفا سے دل مرا

آشنا سے آشنا، بیگانے سے بیگانہ ہے (آتش)

شعر اکرام نے دل کی مختلف کیفیات کو شعری پیکر میں ڈھال کر مجسم صورت میں ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔انہیں پڑھ کر یوں لگتا ہے کہ شاعر نے ہمارے دل کی حالت کو رقم کیا ہے۔دل کی بہت سی کیفیات اور حالتیں ہیں جنہیں بیان کرنا اس مختصر تحریر میں ممکن نہیں۔

یہ بسیط مقالے کی متقاضی ہیں۔شعرا نے دل کے مختلف رنگ ڈھنگ منفرد اور اچھوتے انداز میں بیان کیے ہیں اور اس حوالے سے ہماری اردو شاعری کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ان حالتوں کو تمثالیت کے ساتھ یوں برتا گیا ہے کہ یہ ہمارے روزمرہ میں رواج پاگئے ہیں اور شاعری میں موضوعی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔مثلاً دلِ ناداں، دلِ مخمور، آفتِ دل، کاسہ ءدل،، خریدارِ دل، قیمتِ دل، دردِ دل، دل کا دھڑکا، دل کی ویرانی، غمِ دل، رازِ دل، دل حیراں، دل مضطرب، سودائے دل، آئینہ دل، بے تابیءدل، دلِ

دیوانہ،مداوائے دل،ہوسِ دل،زخم دل،مکین دل،دلِ زندہ،دلِ نا امید،دلِ مردہ،چراغِ دل،دلِ بے قرار،شہرِ دل، آزارِدل،کیفیتِ دل،حالِ دل،رشتہءدل،اہلِ دل،سودائے دل،دلِ مدعی،دلِ آشنا،دل کافر،دل رنجور،دلِ مجبور،ماجرائے دل،دلِ شادماں،دلِ غریب وغیرہ۔ان میں سے چند ایک شعری مثالوں کے ساتھ درج ذیل ہیں:

دل دیوانہ:

ے اس کو اپنا ہے جنوں اور مجھے سودا اپنا
دل کسی اور کا دیوانہ، میں دیوانہء دل (اقبال)

دل بے قرار:

ے کر پہلے مجھ کو زندگی جاوداں عطا
پھر ذوق وشوق دیکھ دل بے قرار کا (اقبال)

مکین دل:

ے کتنے جلوؤں سے گزرا ہوں، کتنے منظر دیکھے میں نے
اب بھی آنکھ سے اوجھل ہے وہ جو میرے دل میں رہتا ہے (واصف)

دلِ زندہ:

ے مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے (درد)

شہر دل:

ے شہر دل ایک مدت اجڑا بسا غموں میں
آخر اجاڑ دینا اس کا قرار پایا (میر)

کیفیت دل:

ے دل کی کیفیت ہے پیدا
پردہ

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

¾ تقریر میں

کسوت مینا میں مے مستور بھی عریاں بھی ہے (اقبال)

دل کی ویرانی:

ے دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے

یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا (میر)

وحشت دل:

ے وحشت دل رحم کر اب تو میں عریاں ہو گیا

پرزے دامن کے اوڑے ٹکڑے گریبان ہو گیا (بیدم)

دل بے خود:

ے عشق میں تیرے دل ہوا ایک جہانِ بے خودی

جان خزینہ بن گئی حیرت بے قیاس کا (حسرت)

زخم دل:

ے زخم دل پر بہار دیکھا ہے

کیا عجب لالہ زار دیکھا ہے (ساغر)

دل ناامید:

ے دل ناامید تو نہیں، ناکام ہی تو ہے

لمبی ہے غم کی شام، مگر شام ہی تو ہے (فیض)

ماجرائے دل:

ے بے تابیوں سے چھپ نہ سکا ماجرائے دل

آخر حضور یار بھی مذکور کر دیا (حسرت)

مرض دل:

جو درد ہوتا تو غل مچاتا، جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا

الٰہی دل کو مرض یہ کیا ہے، نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے (بہادر شاہ ظفر)

الغرض دل کی بہت سی پرتیں ہیں۔ ہر پرت کے نیچے ایک نئی مورت دکھائی دیتی ہے۔ اس کے راز و نیاز کو، انداز کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ یہ جتنا دزدیدہ ہے اتنا ہی شوریدہ ہے۔ اس کو جاننا، کنگھالنا نہایت دقت طلب ہے۔ یہ بہت عجیب ہے۔ کہیں یہ رقیب ہے اور کہیں محبت کا نقیب ہے۔ کہیں نجیب، حبیب، اریب اور کہیں طبیب ہے۔ کہیں یہ غاصب ہے تو کہیں ناصب ہے۔ کہیں یہ مجبور ہے اور کہیں رنجور ہے۔ کہیں افسردہ و آزردہ اور کہیں رنجیدہ و سنجیدہ ہے۔ کہیں یہ خار زار اور بھٹکتا ہوا خوار ہے۔ کہیں اس میں پیار کا خمار اور محبتوں کا انبار ہے کبھی نفرتوں کا غبار اور دشمنیوں کا شمار ہے۔ کہیں اس میں یادوں کا بسر ہے اور اس پر بھی جوگ کا قہر ہے۔ کہیں یہ بے ضرر اور کبھی باعث شرر ہے۔ اس کو جتنا ٹٹولتے جائیں، اتنے ہی رنگ نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے اگر یہ مثبت سوچ اور خیال کی آماجگاہ ہو گا تو رحمانی صفات کا منبع بنے گا اور عقل کو بھی بھٹکنے نہیں دے گا۔ اگر اس میں بدگمانی، کینہ، بغض، حسد جیسی برائیاں جگہ پالیں تو پھر خسارہ ہی مقدر بنتا ہے۔ اس لیے اس عضو کا صحیح ہونا از حد ضروری ہے تاکہ ظاہری افعال کی درستی کے ساتھ باطنی طہارت کا بھی سامان ہو سکے۔

حوالہ جات

1. القرآن، الرعد:28
2. خواجہ حیدر علی آتش، کلیات آتش، لاہور، مجلس ترقی ادب، اشاعت دوم، 2008ء، ص:431
3. سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ، لاہور، اردو سائنس بورڈ، طبع ششم، 2010ء، ص:254
4. خواجہ میر درد، دیوان درد، کراچی، اردو اکیڈمی سندھ، 1951ء، ص:73
5. القرآن، البقرہ:
6. جگر مراد آبادی، کلیات جگر، دہلی، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 2005ء، ص:30
7. القرآن، البقرہ:74
8. القرآن، المطففین:14
9. القرآن، البقرہ:283
10. القرآن، آل عمران:7
11. القرآن، آل عمران:8
12. القرآن، یونس:74
13. صحیح مسلم، 1599
14. سوزاں: حبیب الدین احمد انصاری سہارنپوری، 1824ء میں پیدا ہوئے۔ 65 برس کی عمر میں 1889ء میں انتقال ہوا۔ مالک رام نے انہیں غالب کے چہیتے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔ (بحوالہ: تلامذہ غالب از مالک رام دہلوی، لاہور، گلوب پبلشرز، 1858ء، ص، ص:153,154
15. مالک رام دہلوی، تلامذہ غالب، لاہور، گلوب پبلشرز، 1858ء، ص:153

16. اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد نہم، کراچی، اردو لغت بورڈ، 1988ء، ص، ص:312 تا422

17. سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، لاہور، اردو سائنس بورڈ، طبع ششم، 2010ء

18. اورنگ زیب عالم گیر، ڈاکٹر، مرتبہ: لغات و محاورات ناسخ، لاہور، ادارہ تالیف ترجمہ جامعہ پنجاب، 2011ء

19. خواجہ عبدالمجید مرتبہ: جامع اللغات، لاہور، جامع اللغات کمپنی، جلد سوم، س۔ن

20. نورالحسن نیر، مولوی، نوراللغات، جلد سوم، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، 1938 ء

21. واصف علی واصف، شب چراغ، لاہور، علم و عرفان پبلشرز، 2014ء، ص:156

22. مالک رام، تلامذہ غالب، ص:206

23. خواجہ میر درد، دیوان درد، ص:62

24. خواجہ حیدر علی آتش، کلیات آتش، ص:404

25. واصف علی واصف، شب چراغ، ص:137

26. میر تقی میر، کلیات میر، مرتبہ: ڈاکٹر عبادت بریلوی، لاہور، اردو دنیا، 1958 ء، ص:139

27. خواجہ حیدر علی آتش، کلیات آتش، ص:64

28. اسد اللہ خان غالب، نوائے سروش، شرح مرتبہ: غلام رسول مہر، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، س۔ن، ص:78

29. بیدم وارثی، کلیات بیدم وارثی، لاہور، خزینہ علم و ادب، س۔ن، ص:547

30. علامہ اقبال، کلیات اقبال، لاہور، علم و عرفان پبلشرز، 2005ء، ص:62